© rasailojaraid.com

استاذ العلماء مخدوم محمد معین ٹھٹوی
مترجم: ابوسعید غلام مصطفیٰ قاسمی

ترجمہ مطارحات التحقیق فی برہان التطبیق

برہان التطبیق کے سلسلے میں تحقیقی مناظرات

چوتھی قسط

چوتھا مناظرہ نقوض اوراس کے متعلق تحقیقات غریبہ ہیں اور حل سے اس کے تاخیر کا عذر حالانکہ مناظرہ کے ادب کا تقاضا یہ ہے کہ برعکس ہو۔

پہلا نقض مراتب اعداد غیر متناہیہ کا پہلے گذر چکا ہے کیونکہ دلیل ان میں قائم ہے۔ ان کے عدم تناہی کے ساتھ دوسرا نقض ظاہر ہے۔ متکلم اور حکیم کے ہاں مسلم ہے۔ لیکن پہلا اس لیے کہ ہم اعداد میں سے دو جملے فرض کرتے ہیں۔ ان میں ایک کو کئی بار غیر متناہی تضعیف کی جائے۔ اس طرح کہیں ایک دو لانہایت تک اور دوسرے ایک ہزار کی تضعیف بھی اسی طرح ہو جیساکہ ہم کہیں ایک ہزار دو ہزار لانہایت تک پھر ایک جملے کو دوسرے پر تطبیق دیدیں۔ اس طرح کہ زائد میں سے پہلے کو ناقص کے اول کے مقابلے میں رکھیں اور اسی طرح کلام کو آخر تک چلاتے رہیں۔ حالانکہ یہ دونوں جملے بالضرورۃ غیر متناہی ہیں۔ ختم ہوئی جریان کی تحریر۔ مدعی کے تخلف کے ساتھ اور وہ ہے لاتناہی کا بطلان، اصل دلیل پر اس کے ورود میں متکلم اور حکیم دونوں اس کے جواب کے محتاج ہیں۔ کیونکہ فریقین کا اتفاق ہے کہ یہ برہان لاتناہی کو باطل کرتا ہے۔ اور اس پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اعداد غیر متناہی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن حکیم کا جواب اس طرح ہے کہ اعداد کے مراتب اگرچہ غیر متناہی ہیں لیکن وہ وجود میں مجتمع نہیں ہے اور تسلسل کا امتناع ایسے امور میں ہوتا ہے جس کے لیے وجود بالفعل ہوتا ہے اور ترتب ہوتا ہے اور دلیل صرف اس تسلسل کے ابطال پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کے غیر میں اس کا جریان منع ہے کیونکہ اس میں فی الحقیقت تطبیق ممکن نہیں ہے اور مراتب اعداد میں جو جریان کا صدور ہوا ہے وہ تخیل ہے عقل سے اس کا وقوع ممکن نہیں ہے جیساکہ مناظرہ سالقہ میں براہین سے ثابت ہوا ہے۔

لیکن متکلم کا جواب وہ اس لیے ہے کہ اس نے کہا ہے کہ یہ برہان ہر اس چیز میں جاری ہوگا جس کو وجود ضابط ہے چاہے وہ چیزیں ایک ساتھ ہوں یا ایک دوسرے کے پیچھے ہوں، مرتب ہوں یا مرتب نہ ہوں اس نے کہا کہ جس کا یہ حال ہوگا تو وہ چیز محض وہمی نہ ہوگی تاکہ دونوں سلسلوں کا تطبیق میں انقطاع وہم کے انقطاع سے ہوگا اور اس میں اس کا جانا اس وہم کے اعتبار سے ہوگا بخلاف اعداد کے مراتب کے کیونکہ وہ وہمی محض ہیں تو ان کا جانا تطبیق میں صرف وہم کے لحاظ سے ہوگا۔ وہ ایسے امور وہمیہ کے ملاحظہ سے جو کہ غیر متناہیہ ہیں عاجز ہے تو وہ چیزیں وہم کے انقطاع سے تطبیق سے منقطع ہو جائیں گی تو یہاں نہ خلف ظاہر ہوگا اور نہ کوئی محذور لازم آئے گا۔

انھوں نے کہا ہے کہ اس کی تحقیق یہ ہے کہ اعداد چونکہ محض وہمی ہیں ان میں نفس الامر میں دو جملے تطبیق پانے نہیں ہوں گے تو ہم یہ اختیار کریں گے دو جملے جو اعداد میں مفروضی ہیں۔ وہ وہم کے انقطاع سے دونوں تطبیق سے منقطع ہو جائیں گے کیونکہ اس میں عجز پایا جاتا ہے اور ان دونوں کے انقطاع سے غیر متناہی کا انقطاع نفس الامر میں لازم نہ آئے گا تاکہ وہ محال ہو کیونکہ یہ دونوں جملے نفس الامر میں نہیں ہیں تو ان دونوں کا انقطاع نفس الامر میں متصور نہ ہوگا یا ہم اختیار کریں گے کہ یہ دونوں نہ ہوں گے اور نہ اس سے نفس الامر میں دونوں کی مساوات لازم آئے گی۔ کیونکہ مساوات کا نہ ہونا فرع ہے۔ ان دونوں کے وجود کا نفس الامر میں بخلاف اس کے جس کے لیے نفس الامر میں وجود ہے کیونکہ ان دونوں میں سے ایک کا ہونا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضروری ہے یا تو نفس الامر میں اس کا انقطاع یا اس کا عدم انقطاع نفس الامر میں تو پھر دونوں جملوں زائد اور ناقص کی تساوی لازم آئے گی اور یہ دونوں محال ہیں اھ۔

میں کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف نفی قوت سے پھرتا ہوں یہ وہ ہے جس کو انھوں نے اس لیے ذکر کیا ہے کہ اعداد کا نقض اصل برہان پر نہ آئے گا جو کہ ان پر ان کے قول میں نقض آتا تھا برہان کو آگے پیچھے آنے والے امور میں اور ان میں تسلسل کا بطلان تھا کیونکہ انھوں نے اس میں دفع نقض کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ اس میں جاری ہوتا تھا تو وہ امور کے انقطاع کا فائدہ دیتا تھا۔ وہم کے انقطاع سے اس کے تطبیق دینے میں تو پھر نہ خلف ظاہر ہوتا تھا۔ وہم کے انقطاع سے اس کے تطبیق دینے میں تو پھر نہ خلف ظاہر ہوتا تھا اور کوئی محذور لازم آتا تھا جیسا کہ اعداد میں ہوتا ہے اور اس میں تحقیق اس تحقیق کی طرح ہے جو اعداد میں مذکور ہے تو ہم دونوں مذکور اقیاروں کو اس میں اختیار کریں گے جیسا کہ ہم نے دونوں کے اعداد میں اختیار کیا ہے اور اس میں دو مذکور لازم بھی لازم نہ آئیں گے۔ جیسا کہ اس میں لازم نہیں آتے تھے اس کا بیان یہ ہے کہ امور متعاقب اپنی عدم کی حالت میں محض اعدام تھے جب ان کے درمیان تطبیق دی جاتی تھی تو صرف وہم سے تطبیق ہوتی تھی تو یہ محض وہمی موجودات ہیں اس حال میں جیسا کہ اعداد ہیں اور ان کا ہونا اس طرح کہ ان پر وجود طاری ہوتا ہے ایسے ازمنہ میں کہ اس کو اس کی جعل میں کوئی اثر نہیں ہے جس وقت ان پر موجود اعداد سے ممتاز نہ ہو اس میں کہ وہ کسی وجہ سے وہمی محض ہیں تاکہ ان کا انقطاع تطبیق میں وہم کے انقطاع سے نہیں ہے اور اس کا اس میں جانا وہم کے اعتبار سے ہے تو پھر اس سے مراتب اعداد مخالف ہوئے۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ جس کو وجود ضابطہ ہے اگرچہ اس کے ازمنہ میں تو وہ امر وہمی محض نہ ہوگا تاکہ اس کا انقطاع وہم کے انقطاع سے ہو بخلاف مراتب اعداد کے کیونکہ وہ وہمی محض ہیں۔ الخ تحکم ظاہر ہے اور فرق ہے بلا کسی فارق کے۔

ہاں امور متعاقبہ وجود میں وہ امور وہمیہ نہیں ہیں۔ اعداد کی طرح اس حیثیت سے کہ اعداد پر ہمیشہ کے لیے وجود طاری نہیں ہوتا۔ بخلاف متعاقبہ کے لیکن یہ حالت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راہنہ عدمیہ میں بھی اس جیسے نہیں ہیں۔ یہ حالت وہ ہے کہ جب ان کے درمیان تطبیق دی جائے تو وجود ذہنی سے تطبیق دی جائے اور وہ ایسا ہے کہ جس کا شان کسی غبی پر بھی مخفی نہیں ہوتا چہ جائیکہ ذکی ہو اور یہ زیادتی بیان ہے اس کے لیے جس کی طرف اشارہ گزرا ہے۔ علامہ کے اوپر کلام میں صدر حال کے اندر اور یہ بھی ان کا کہنا مراتب اعداد میں کہ وہ وہمی محض ہیں اگر اس سے اس کا یہ مطلب ہے کہ مراتب اعداد یہ انیاب اغوال کی طرح وہمیہ محض ہیں تو وہ باطل ہے کیونکہ عقل کے ہاں ان امور کے نفس الامر میں مبدأ اور منشا موجود ہیں اور وہ ہے کم منفصل معدودات کو عارض ان امور سے انتزاع میں اس منشاء کا اعتقاد کیا جاتا ہے۔ انیاب اغوال میں ایسا نہیں ہوتا اور اگر اس سے یہ ارادہ کیا ہے یہ امور خارج موجود نہیں ہے صرف عقل ان کو اعتبار کرتا اور انتزاع کرتا ہے کسی مبدأ اور منشا سے نفس الامر میں تو پھر ایسے امور میں تطبیق کے جاری نہ ہونے کا حکم اپنے ساتھ مناقضہ کا حکم رکھتا ہے کیونکہ انھوں نے یہ تصریح کی ہے کہ امور وہمیہ میں تطبیق جاری نہیں ہوتی اس سے ایسے امور مراد ہیں جن کے لیے نفس الامر میں مبدأ اور منشاء انتزاع نہ ہو جیسے انیاب (غول بیابانی کی ڈاڑھیں) نہ وہ چیزیں جو خارج میں موجود نہ ہوں اگرچہ وہ نکالی ہوئی ہے اس طرح کہ ان کا منتزع اور ماخذ موجود ہو تو ان پر لازم آئے گا کہ یا تو وہ اقرار کریں کہ تسلسل امور متعاقبہ میں جاری ہوتا ہے جس طرح اس کا حکیم قائل ہوتا ہے یا ان پر یہ لازم آئے گا کہ مراتب اعداد کے متناہی ہیں تانی کی طرف تو کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ اس کا بطلان بدیہی ہے تو پھر پہلا متعین ہوا۔ حرکات فلکیہ کے لاتناہی ہونے کے لزوم سے بھاگنا منصف کو انکار کی طرف مجبور نہیں کرتا بعد اس کے دلیل واضح ہے۔

علاوہ یہ کہ اس کے ابطال کی طرف احتیاج برہان کا متقاضی ہے جو کہ ان کے ہاں حدوث افلاک پر قائم ہے کیونکہ سرمدی حرکت اعتماد کرتی ہے اور چاہتی ہے متحرک کی سرمدیت کو پھر جہاں پہلی باطل ہوئی تو دوسری بھی باطل ہوئی۔ اس کا فائدہ لو!

دوسرا نقض اللہ تعالیٰ کے معلومات غیر متناہیہ سے اور یہ بھی متکلم پر ہی متوجہ ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو کہ امور مجتمعہ الوجود میں برہان کے جریان کا قائل ہے اگرچہ وہ امور مرتب نہ ہوں۔

اس نقض کی تحریر اس طرح ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معلومات کا ایک جملہ زائدہ فرض کریں گے اور دوسرا اس کی مقدورات کا ناقص فرض کریں گے تو یہ دونوں باوجود اس کے کہ غیر متناہی ہیں۔ ان میں سے مقدورات معلومات سے اقل ہیں کیونکہ ممتنع مقدور باری میں داخل نہیں ہے اور معلوم میں داخل ہے پھر دونوں جملوں میں ہم سابق کی طرح تطبیق دیں گے۔ اور اس کو چلاتے رہیں گے تو خلف مذکور ظاہر ہو گا تو متکلمین پر یہ لازم آئے گا کہ امور غیر مرتبہ میں عدم تناہی کے جواز کے قائل ہوں اور اس جیسے میں تطبیق ممتنع ہو گی عقل سے جیسے کہ حکماء نے کہا ہے یا معلومات اللہ تعالیٰ کے تناہی کو لازم کہیں۔ دوسرے احتمال کی طرف سبیل نہیں ہے کیونکہ اس کے قائل پر کفر لازم آئے گا تو پہلا متعین ہوا۔

علامہ تفتازانی نے اس نقض کا شرح مقاصد اور شرح عقائد نسفیہ میں جو جواب دیا ہے کہ اعداد یہ معلومات اور مقدومات کے لا تناہی ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ اس حد تک متناہی نہیں ہوں گے جو اس کے اوپر دوسری چیز متصور نہ کی جائے۔ اس معنی سے نہیں کہ کہ جس کے لیے نہایت نہیں وہ موجود ہو گئی کیونکہ یہ محال ہے۔ اھ اس کے باوجود کہ ان کے مذہب یا ان کے اکثر اہل تصانیف کے مذہب کے مخالف ہے کہ وہ مذکور برہان کو موجودات متعاقبہ میں جاری کرتے ہیں اور تسلسل لا یقفی کو باطل کہتے ہیں۔ اور اس سے ہے کہ حرکات فلکیہ میں تسلسل باطل ہے اور خطا فاحش ہے اور اس سے تعجب پیدا ہوتا ہے اس فاضل پیشوا سے اور اس سے اس کا تنبہ نہ ہوا۔ جو ان کو واضح طور پر لازم آتا ہے اور یہ التزام صریح کے مشابہ ہے جس کو اس کی لغزش کھانے والوں کو معاف نہیں کیا جاتا اور یہ اس لیے ہے کہ یہ کہنا معلومات اللہ تعالیٰ کی کس حد تک نہیں ٹھہرتی ساتھ اس اعتقاد کے کہ غیر متناہی کا نفس الامر میں داخل ہونا ممتنع ہے اگرچہ وجود علمی الٰہی جل مجدہ میں اس سے تو اس پر بالفعل جہل کی تجویز ہے ایسی چیزوں کے لیے جو ابھی موجود نہیں ہیں۔ اور اس کا ابطال ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس قدسی سے خبر دی ہے۔ خبردار وہ جانتا ہے کہ کس نے پیدا کیا۔ کیونکہ جو آگے ہے جو اللہ نے اس کے لیے نہایت نہیں ہے وہ یا تو جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موجود ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوگی یا اس کے غیر کی ہوگی۔ دوسری شق پر دو مخلوق خالقوں کا تعدد لازم آئے گا۔ اور وہ وحدت کے برہان سے باطل ہے اور پہلی شق پر یا اس کو اس کے پیدا کرنے سے پہلے جانے گا یا خلق کے بعد، پہلی شق پر ایسی مخلوقات جو کسی حد تک ٹھہرنے والی نہیں ہیں۔ ان کے وجود سے پہلے ان کا علم ان چیزوں کا علم ہوگا ان کے تناہی کی وصف پر ایک بار تو پھر غیر متناہی ایک ساتھ وجود میں داخل ہوگئے اور یہ اس قائل کے ہاں باطل ہے تو پھر ثانی صورت متعین ہوگئی۔ اسوقت وہ کسی چیز کا بھی خالق نہ ہوگا۔ حالانکہ اس نے خود خبر دی ہے "انہ خالق کل شیئ" وہ ہر شئی کا پیدا کرنے والا ہے کیونکہ خلق خاص طور پر تمہارے ہاں اختیاری فعل ہے اور ہر ایسا فعل باری تعالیٰ کا ایسے فعل کے جاننے پر سے مسبوق ہے۔

اس تمام سے اللہ پاک اور بلند ہے اور جس نے یہ اقرار کیا ہے کہ اللہ کا علم کس حد تک ٹھہرتا نہیں ہے تو تحقیق اس نے یہ اعتراف کیا کہ وہاں موجودات ہیں جس سے علم کا تعلق ہوتا ہے عدم تناہی تک اپنے ازمنہ میں تو اس نے گویا اقرار کیا کہ ایسی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کا علم متخلف ہوتا ہے۔ ان کے عدم کے ازمنہ میں، اور وہ کون ہے جو غیر متناہی لا یقفی (کسی حد تک ٹھہرتے والا نہ ہو نفس الامر میں) کے معنی میں اس کا انکار کرے یہاں تک کہ ایک قائل کہتا ہے کہ شئی کا علم اس کے وجود کا فرع ہے تو جہاں کسی حد تک ٹھہرنے والا نفس الامر میں اس کے لیے وجود نہیں ہے تو جس چیز کا تحقق نفس الامر میں نہیں ہے اس کے علم کی نفی میں کوئی نقصان بھی نہیں ہے اس کے باوجود کہ شرائع ناموسیہ الٰہیہ سب ہی وجود کے تعاقب کا غیر متناہی حد تک جنت کی نعمتوں میں قائل ہیں اور جنت میں رہنے والوں کے متعلق بھی ان کا یہی عقیدہ ہے تو اگر علم ان سب کا احاطہ کرتا ہے لاتناہی کی وصف میں ابد الآباد تک ایک ہی دفعہ میں تو اس سے ثابت ہوتا ہے امور غیر متناہیہ مجمعہ غیر متناہی کا موجود ہونا اور حکیم کی طرف سے حق ظاہر ہوگیا اور اگر وہ علم ان چیزوں کا احاطہ صرف ان کے وجود کے ازمنہ میں کرتا ہے۔ جس طرح علامہ تفتازانی نے اس کو لازم کیا ہے تو بالفعل ایسے امور سے جاہل لازم آئے گا جن کے وجود کی ان کے ازمنہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں شرائع نے خبر دی ہے اگرچہ وہ ایک زمانہ میں اجتماعی طور پر موجود نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کی ذات ایسے ہفوات اور جہالات سے بلند ہے تو سب کے متاخرین میں سے کسی ایک کی طرف سے جواب میں ایسی شناعت جمیع متکلمین لایق اور لاحق سب کے لیے ایک مذہب ملتزم بن جاتی ہے یہاں تک کہ صدر اعظم (صدر الدین) شیرازی اسفار میں کہا ہے کہ متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ معلومات باری تعالیٰ غیر متناہی ہیں۔ اس معنی سے کہ وہ کسی حد تک کھڑے ہونے والے نہیں ہیں۔ ا۔ھ۔

تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ کوئی مومن بھی اس کلام کے معنی کو اس طرح تعقل نہ کرے گا زیادہ کہ وہ عالم ہو اور اس کو اعتقاد کرے اور اس کو لازم قرار دے۔ ہاں اس سخافت کے التزام اور سب کی نسبت کا منشاء ان سب کا یہ قول ہے کہ علم کی صفت قدیم ہے اور حوادث کے حدوث کی وجہ سے تعلق حادث ہے کیونکہ علم جب تک کسی شئے سے تعلق نہیں لیتا وہ شئی معلوم نہیں ہوتی اور انھوں نے یہ حکم لگایا ہے کہ تعلق لایزال (مستقبل) میں ہوتا ہے۔ ازل میں نہیں ہوتا اور یہ اس التزال کا عین ہے کہ وہ غیر متناہی اشیاء کو نہیں جانتا ایک دفعہ میں اور یہ ان سب کی طرف سے ہے صرف تفتازانی اکیلے سے نہیں ہے، علامہ دوانی نے کہا ہے کہ جمہور نے اس بحث میں کوئی ایسی چیز نہیں لائی جو ذکیا کے دل سے چھپاں ہو بلکہ انھوں نے بعیدہ منوع کے لانے کی کوشش کی ہے جس کا طبع مستقیم شدت سے انکار کرتی ہے تو اس میں ناظرین کے نفوس مذہب حکماء کی طرف مائل ہیں اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس میں ہم نے جو ذکر کیا ہے اس میں اس سے خلاصی ہے اسے اس کا لزوم کہ حق تعالیٰ ازل میں حوادث کا عالم نہیں اور اس کی معلومات متکلمین کے مذہب پر نقض وارد ہوں تب اس کا یہاں ذکر کرنا اور آگے اس پر کلام کرنا ضروری ہے

رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر اگر تو کہے اس پر جس کو تو نے ذکر کیا یعنی برہان تطبیق کے جریان میں ترتب کا شرط کرنا باطل ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معلومات متناہی ہیں ورنہ برہان منقوض ہوگا میں کہونگا کہ اگر واجب تعالیٰ کا علم اشیاء کو صورت مفصلہ سے ہوگا تو بات ایسی ہے لیکن اس کے جواز کو ہم کرتے ہیں کیونکہ جائز ہے کہ اس کا علم واحد بسیط ہو جیسا کہ اس کی طرف محقق گئے ہیں پھر معلومات میں اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق تعدد ہو پھر تطبیق غیر متصور ہے اس لیے فلاسفہ اس طرف گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم اجمالی ہے اور بعض اشیاء غیر متناہیہ کے جاننے کی نفی کرتے ہیں۔

(جاری ہے)

© rasailojaraid.com